# شکاری کُتّے، بندوق اور تیر کے ذریعے شکار

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مطلوب ہے:

سوال:

(۱) تکبیر پڑھ کر بندوق چلانے سے شکار اگر بغیر حلال کئے مر جائے تو وہ حلال ہے یا حرام؟

(۲) اسی طرح تکبیر پڑھ کر تیر چلانے سے اور شکاری کُتّا چھوڑنے سے جو شکار بغیر ذبح کئے مر جائے اُس کا حکم کیا ہے؟

(۳) اسلامی تاریخ یا کسی اور کتاب کے مطابق بندوق کی ایجاد کس سنہ ہجری میں ہوئی ہے؟

جواب:

تکبیر پڑھ کر بندوق چلانے سے شکار اگر ذبح کئے بغیر مر جائے تو میرے نزدیک حلال ہے۔ میں اسے تیر پہ قیاس کرتا ہوں لیکن علماء کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ وہ بندوق کی گولی کو غلیل کے غلّے پہ قیاس کرتے ہیں۔ عملاً میں خود بھی ایسے جانور کو کھانے سے پرہیز کرتا ہوں۔

تکبیر پڑھ کر تیر چلانے سے جو شکار مر جائے وہ بالاتفاق حلال ہے، اس کی تصریح حدیث میں آچکی ہے۔ اسی طرح جس کتے کو خدا کا نام لے کر شکار پر چھوڑا گیا ہو — بشرطیکہ وہ سدھا ہوا کتا ہو — اس کا مارا ہوا شکار بھی بالاتفاق حلال ہے۔ خود قرآن میں اس کی تصریح ہے۔

بندوق کی ایجاد کے متعلق مجھے اس وقت یاد نہیں کہ کس سنہ ہجری کی ایجاد ہے۔ غالباً پندرھویں صدی عیسوی سے پہلے یہ چیز دنیا میں موجود نہ تھی۔

**اعتذار:** چند در چند وجوہ سے ترجمان کا یہ شمارہ دیر سے شائع ہو رہا ہے اور صفحات میں بھی ۱۶ کی کمی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ دو ماہ میں اسکی تلافی کر دی جائے گی۔ —— مینجر